

# امامون کی مان کون تھیں؟

<"xml encoding="UTF-8?>

## فاطمہ بنت حسن

حسن بن علی بن ابی طالب کی ایک بیٹی فاطمہ بین جو کہ کربلا میں موجود تھیں اور دیگر قیدیوں کے ساتھ قیدی بنا کر شام لے جائی گئیں۔ امام سجادؑ نے جناب فاطمہ بنت حسن مجتبیؑ سے ازدواج کیا اور آپ سے امام باقرؑ کی ولادت با سعادت ہوئی۔ جناب فاطمہ بنت حسنؑ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ جہاں کربلا کے میدان میں امام حسینؑ کی نصرت کرنے والی اور امامت کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے والی با عظمت اور جلیل القدر خاتون ہیں وہاں امام ہونے کا بھی آپ کو شرف حاصل ہے۔ آپ امام باقرؑ کی والدہ ماجدہ قرار پائیں۔ اس طرح سے امام باقرؑ واحد امام ہیں جو امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہر دو کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔

## جناب فاطمہ بنت حسن کا نسب

آپ کا نام فاطمہ [۱] [۲] [۳]

اور کنیت ام عبد اللہ تھی۔ بعض نے کنیت ام محمد بھی نقل کی ہے۔ [۴] [۵]  
نسب کے اعتبار سے آپ ہاشمیہ، قرشیہ اور امام حسن مجتبیؑ کی اولاد ہونے کی وجہ سے اولاد رسولؐ سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کی والدہ ام ولد تھیں جن کا نام صافیہ [۶]  
اور کنیت ام عبدہ تھی۔ نیز ان کی والدہ طلحہ بن عبید اللہ التیمی کی بیٹی ام اسحاق کو بھی شمار کیا گیا ہے۔  
[۷]

آپ کی معروف کنیت ام عبد اللہ ہے۔ [۸] [۹] [۱۰] [۱۱]

بعض نے آپ کی کنیت ام الحسن بھی ذکر کی ہے۔ [۱۲] [۱۳]

## فاطمہ بنت حسن کا ازدواج

جناب فاطمہ بنت حسنؑ کا ازدواج امام سجادؑ سے ہوا۔ آپ سے امام سجادؑ کے چار فرزند متولد ہوئے جن کے نام امام محمد باقرؑ، حسن، علی اور عبد اللہ ہیں۔ [۱۴] [۱۵] [۱۶] [۱۷] [۱۸] [۱۹]  
آپ پہلی علوی خاتون ہیں جن کا ازدواج دوسرے علوی سے ہوا۔ [۲۰]  
اسی لیے امام باقرؑ کو دو اماموں کا فرزند کہا جاتا ہے۔ [۲۱]  
امام باقرؑ کو دو ہاشمیوں کی علوی اولاد اور دو علوی کی علوی اولاد سے بھی متصف کیا جاتا ہے؛ کیونکہ امام باقرؑ والدہ کی جانب سے امام حسنؑ کی اولاد اور والد گرامی کی جانب سے امام حسینؑ کے نسب سے ہیں۔ [۲۲]  
[۲۳]

جناب فاطمہ کا شمار امام حسنؑ کے بلند ترین خاندان سے تھا اور آپ صداقت اور سچائی میں بے نظیر تھیں۔  
آپ پہلی علوی خاتون ہیں جن سے علوی فرزند یعنی امام باقرؑ کی ولادت ہوئی۔ [۲۴] [۲۵]

## کربلا میں حاضر ہونا

ام عبد اللہ فاطمہ بنت حسن اپنے چچا امام حسینؑ کے ساتھ کربلا تشریف لے آئیں اور اپنے دور کی حجت الہی

کی نصرت کا وظیفہ انجام دیا۔ کربلا میں جب مخدراتِ عصمت کو اسیر کیا گیا تو آپ بھی دیگر قیدیوں کے بمراہ اسیر کی گئیں اور آپ نے کوفہ و شام میں قید و اسارت کی سختیوں کو جھیلا۔ اسارت کے دوران آپ کو کئی مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شاید آپ کے لیے اپنی اسارت و قید اس قدر دشوار نہیں تھی جتنی تکلیف آپ کو نیزون پر آل رسول کے سر مبارک کو دیکھ کر، خصوصاً اپنے شوبر نامدار امام سجادؑ کو زنجیر و بیڑیوں میں جکڑا دیکھ کر اور اپنے فرزند امام باقرؑ کی تشنگی و پیاس کی سختی جو دل و جگر کو چیر کر رکھ دیتی ہے کو دیکھ کر ہوا۔ [۲۷] [۲۸] [۲۹]

آپ کی زندگی کے آخری لمحات و حالات تاریخی منابع وارد نہیں ہوئے۔

### فضائل

جناب فاطمہ امام حسن مجتبیؑ کی بیٹی، امام سجادؑ کی زوجہ اور امام باقرؑ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ آپ کا شمار ان با عظمت خواتین میں ہوتا ہے جن کے فضائل و کرامات روائی منابع میں وارد ہوئے ہیں۔ الکافی میں محمد بن یعقوب کلینی نے اپنی سند سے امام باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں: کَانَتْ أُمِّيْ قَاعِدَةً عِنْدَ جِدَارِ فَتَصَدَّعَ الْجِدَارُ وَسَمِعْنَا هَدَّةً شَدِيدَةً فَقَالَتْ بِيَدِهَا لَا وَحْقَ الْمُضْطَفَى مَا أَذْنَ اللَّهُ لَكَ فِي السُّقُوطِ فَبَقَى مُعَلَّقاً فِي الْجَوَّ حَتَّى جَاءَتْهُ فَتَصَدَّقَ أُبِي عَنْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ؛ میری والدہ دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں، اتنے میں دیوار میں دراڑھ پڑ گئی اور ہم نے ایک بھاری آوار سنی (جیسے دیوار زمین بوس ہو رہی ہو)، ایسے میں والدہ نے اپنے ہاتھ سے کہا: نہیں! مصطفیؑ کے حق کی قسم، اللہ تم تجھے گرنے کا اذن نہیں دیا، وہ دیوار ہوا میں معلق ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ والدہ اس کے نیچے سے نکل کر باہر آگئیں۔ پھر میرے والد آئے اور انہوں نے والدہ کی جانب سے سو (۱۰۰) دینار صدقہ دیا۔ [۳۱]

امام صادق علیہ السلام اپنی دادی کی عظمت و فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کَانَتْ صِدِّيقَةً لَمْ تُذْرُكْ فِي آلِ الْحَسَنِ امْرَأَةً مُثْلُهَا؛ وَهُوَ صَدِيقَهُ تَهْبَيْنِ، امام حسنؑ کی اولاد میں ان جیسی کوئی خاتون نہیں۔ [۳۲]

کتب احادیث میں بعض ایسی احادیث وارد ہوئی ہیں جو آپ نے اپنے والد بزرگوار امام حسن مجتبیؑ سے نقل کی ہیں۔ [۳۳]

### اولاد

جناب فاطمہ بنت حسنؑ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کے بطن سے امام معصوم امام باقرؑ متولد ہوئے۔ امام باقرؑ کے علاوہ آپ کے ایک اور فرزند عبد اللہ باہر بھی متولد ہوئے۔ [۳۴]

عبد اللہ باہر ایک پاکیزہ، فاضل اور فقیہ شخصیت تھے اور رسول اللہ ﷺ کے اوقاف کے متولی تھے۔ نیز آپ امام علیؑ کے اوقاف کے بھی متولی قرار پائے۔ [۳۵]

### حوالہ جات

#### ماخوذ : ویکی فقه

۱. حائری مازندرانی، مهدی، معالی السبطین، ج ۲، ص ۲۳۱۔
۲. کحالة، عمر رضا، اعلام النساء، ص ۶۰۳۔
۳. ابن ابی الثلوج بغدادی، محمد بن احمد، تاریخ ابل البتیت، ص ۱۲۲۔

٢٧. ابن شهر آشوب، محمد بن على، مناقب آل أبي طالب عليهم السلام، ج ٣، ص ٣٧٠.
٢٥. بغدادي، محمد بن سعد، ترجمة الإمام الحسين بن على عليهما السلام و مقتله، ص ٧٨.
٦. سبط بن جوزي، يوسف بن حسام، تذكرة الخواص، ص ١٩٥.
٧. شيخ مفيد، محمد بن نعمان، الارشاد في معرفة حجج الله على العباد، ج ٢، ص ٢٥٠.
٨. مغربي، قاضي نعمان، شرح الاخبار في فضائل الائمة الاطهار (ع)، ج ٣، ص ٢٧٦.
٩. بلاذري، احمد بن يحيى، انساب الاشراف، ج ٣، ص ٧٣.
١٠. اربلي، على بن عيسى، كشف الغمة في معرفة الائمة، ج ٢، ص ١٩٨.
١١. سبط بن جوزي، يوسف بن حسام، تذكرة الخواص، ص ١٩٥.
١٢. اربلي، على بن عيسى، كشف الغمة في معرفة الائمة، ج ٢، ص ١٩٨.
١٣. اربلي، على بن عيسى، كشف الغمة في معرفة الائمة، ج ٢، ص ٣٥٠.
١٤. ابن شهر آشوب، محمد بن على، مناقب آل أبي طالب عليهم السلام، ج ٣، ص ٣١١.
١٥. شيخ مفيد، محمد بن محمد، الارشاد، ج ٢، ص ١٥٥.
١٦. يعقوبي، احمد بن ابي يعقوب، تاريخ يعقوبي، ج ٢، ص ٣٢٠.
١٧. دينوري، ابن قتيبة، المعارف، ص ٢١٢.
١٨. علوى، على بن محمد، المجدى في انساب الطالبين، ص ٢٥.
١٩. بلاذري، احمد بن يحيى، انساب الاشراف، ج ٣، ص ١٤٧.
٢٠. طبرى آملى، محمد بن جرير، دلائل الامامة، ص ٢١٧.
٢١. ابن شهر آشوب مازندرانى، مناقب آل أبي طالب، ج ٣، ص ٣٣٨.
٢٢. شيخ مفيد، محمد بن محمد، المقنعة، ص ٤٧٣.
٢٣. شيخ طوسى، تهذيب الاحكام، ج ١، ص ٧٧.
٢٤. مجلسى، محمد باقر، بحار الانوار، ج ٤٦، ص ٢١٥.
٢٥. طبرى شيعى، محمد بن جرير، دلائل الامامة، ص ٢١٧.
٢٦. ابن شهر آشوب، محمد بن على، مناقب آل أبي طالب عليهم السلام، ج ٣، ص ٣٣٨.
٢٧. محلاتى، ذبيح الله، رياحين الشريعة، ج ٣، ص ١٥.
٢٨. حسون، محمد و ام على مشكور، اعلام النساء المؤمنات، ص ٤٩.
٢٩. حائرى مازندرانى، مهدى، معالى السبطين، ج ٢، ص ٢٣٦.
٣٠. بغدادي، محمد بن سعد، ترجمة الإمام الحسين بن على عليهما السلام و مقتله، ص ٧٨.
٣١. كلينى، محمد بن يعقوب، الكافى، ج ١، ص ٤٦٩.
٣٢. كلينى، محمد بن يعقوب، الكافى، ج ١، ص ٤٦٩.
٣٣. سيد بن طاووس، رضى الدين على، فلاح السائل و نجاح المسائل، ص ١٣٨.
٣٤. بلاذري، احمد بن يحيى، انساب الاشراف، ج ٣، ص ١٤٧.
٣٥. شيخ مفيد، محمد بن نعمان، الارشاد في معرفة حجج الله على العباد، ج ٢، ص ١٦٩.

مأخذ

اسيران و جانبازان كربلا، مظفرى سعيد، محمد، ص ١٤١-١٤٢.

پاپگاہ اسلام کوئست، مقالہ فاطمہ بنت الحسن سے یہ تحریر لی گئی ہے، سائٹ مشاہدہ کرنے کی  
تاریخ: ۱۴/۰۲/۱۳۹۵۔